بلال عبداللہ
(صفدرآباد)

صحبت کا اثر

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ بالله السمیع العلیم من الشیط

الرجیم من حمده ونفخه ونفثه

حضرات گرامی ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ رب العزت کے لیے ہے۔ اس کے بعد بے شمار لاتعداد درود وسلا ہوں اس ہستی ءِ اقدس پر کہ جن کا نام نامی اسم گرامی محمد اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ وہ ذاتِ مقدسہ مبارک مطہر کہ رب العزت نے جنہیں رحمت کائنات بنا کے بھیجا اور ان کے ذریعے اہل کائنات کی ہدایت او راہنمائی کا سبب بنایا۔

حضرات گرامی! آج میں جس موضوع کی صحبت میں چند گھڑیاں گزارنا چاہتا ہوں وہ ایسی صحبت صالحہ کی دعوت دیتا ہے کہ جس کے سائے تلے انسانیت کی تقسیم دو الگ الگ گروہوں کے درمیان ہو جاتی ہے (**ممنهم من هدالله**) یہ وہ گروہ ہے جس کو یہی صحبت ذلت ورسوائی سے نکال کر شعور وآگہی کے اعلیٰ مرتب پر فائز کر دیتی ہے۔ (**ومن هم من حقت علیه الضللة**) جب کہ اسی صحبت کا فقدان بے ہمت اور درندگ کے رتبے تک پہنچا دیتا ہے۔ (**وان علیک اللعنة الی یوم الدین**) کائنات کے اسی اصول کو دیکھ ہوئے شاعر صحبت کو مخاطب کرتے ہوئے یوں تڑپ اٹھتا ہے:

صنم تیری محفل کا عجب اہتمام دیکھا
کہیں پھولوں کی بارش کہیں قتل عام دیکھا

حضرات! صحبت صالحہ کسی بھی شخصیت کی تعمیر میں روح گری کا کام کرتی ہے۔ اگر یہ صحبت طالع ہو

نسان کا دل مردہ روح پژمردہ کردار کانٹوں کی طرح انسانیت کا دشمن بن جاتا ہے۔ابلیس کوصحبت صالح ملی تو سیدالملئک بن گیا' لیکن جب اسی صحبت کا دامن ہاتھ سے چھوٹا تو کہا(ان علیک اللعنة الی یوم الدین)۔یہی صحبت صالح ہارون کوموسیٰ سے نصیب ہوئی تو نبوت کا تاج پہنایا گیا۔

اسی صحبت کے فقدان پر ابراہیم علیہ السلام کل قیامت کے دن اپنے والد کو اپنی آنکھوں سے جہنم میں جاتا ہوا دیکھیں گے۔ یہی صحبت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملی تو چلتا زمین پر ہے' اس کے قدموں کی چاپ آسمانوں پر سنائی دیتی تھی۔لیکن جو اس صحبت صالحہ کی قید سے نکلا کہا(تب ید ابی لھب وتب)

حضرات! میں یہ کہتا ہوں کہ کائنات کے اندر صحبت صالح کی سب سے بڑی گود علم ہے۔یہی صحبت ابوہریرہ کو نبی کی رفاقت اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔یہی صحبت سلمان فارسی کو مدینے کا رخ کرنے پر مجبور کرتی ہے' اسی صحبت کی بدولت انبیاء کے حقیقی جانشین پیدا ہوتے ہیں۔اسی صحبت کی وجہ سے ہم انبیاء کے جانشینوں کی محفل میں بیٹھے ہوتے ہیں۔شاعر نے اپنی زبان میں کہا:

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
ہو نہ یہ ساقی تو پھر مے بھی نہ ہو تم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو

حضرات! بات صرف معقولے کی ہوتی تو ابوطالب کو کبھی جہنم کی آگ کے جوتے نہ پہنائے جاتے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ مٹی مٹی ہی نہیں جو پھول کی صحبت اختیار کر کے خوشبودار نہ ہو جائے' وہ انسان انسان نہیں جو صحبت صالح اختیار کر کے انسانیت کے دائرہ میں داخل نہ ہو جائے۔پھر کیوں نہ میں اپنے آقا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا تذکرہ کرتا چلوں:

((مثل الجلیس الصالح وسوء کحامل المسک وناضح الکبر))

کہ صحبت صالحہ ہی انسان کی زندگی کو جنت کے نقشے میں بدل دیتی ہے۔اگر صحبت صالح ہو تو یہی جنت جہنم میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ترمذی کے اندر روئیت ہے فرمایا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ:

((فلیطر احدکم من یحالل))

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صحبت صالح کی وجہ سے انسان جنت میں چلا جاتا ہے اور صحبہ طالع کی وجہ سے انسان جہنم میں چلا جاتا ہے۔

ابوذرعہ رازی اور ابوحاتم رازی ان دونوں کی زندگی حدیث پڑھتے اور پڑھاتے گزر گئی۔ یہ دونوں رَ کے علاقہ کہ محدث تھے۔ ان دونوں کی آپس میں بڑی دوستی تھی۔ جب ابوزرعہ رازی کا آخری وقت آیا تو بس مرگ پر لیٹے ہوئے تھے' لیکن زبان کی گرہ کھل نہ رہی تھی تو دوست ابوحاتم رازی کو بڑی فکر دامن گیر ہوئی کہ م دوست اپنے آخری وقت میں کلمہ طیبہ پڑھنے کے لیے زبان نہیں کھول رہا۔ ابوحاتم رازی نے بستر کے قریہ ہوکر من قال لا الہ اللہ والی حدیث کی سند پڑھنا شروع کردی۔ ابوزرعہ رازی کی زبان کھلی۔ حتیٰ کہ ان کی زبا پر آخری الفاظ من قال لا الہ اللہ تھے تو روح جسم سپرواز کر گئی۔ معلوم ہوا کہ ایک اچھے دوست کی وجہ سے ایک دوست جنت میں چلا گیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا آپ کے گمراہ چچا ابوطالب پر مرگ مفاجات طاری ہیں۔ آپ فوراً چچا کے گھر گئے' کمرہ پورا منادید قریش سے بھرا پڑا تھا۔ آپ نے دروازے کھڑے ہوئے کر لا الہ الا اللہ کی دعوت دی۔ جگہ ملنے پر بستر کے نزدیک ہوئے تو کہا چچا میرے کان میں کلم پڑھ دے' کل اللہ کے حضور تمہاری سفارش کردوں گا۔ سارے منادید قریش یک زبان ہوکر بولے:

اتدغب عن ملة عبدالمطلب واصبر على النار

آخری وقت میں ابوطالب عبدالمطلب باپ کے دین سے پھر نہ جانا۔ آگ پر صبر کرنا معلوم یہ ہوا کہ بری صحبت کی وجہ سے آخری وقت میں بھی کلمہ پڑھنا نصیب نہ ہوا۔ ثابت ہوا کہ وہ بری صحبت کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔

شیخ سعدی کے پاس اس کا ایک دوست مٹھی بھر مٹی لے کر آیا۔ مٹی سے خوشبو آرہی تھی۔ شیخ سعدی نے مٹیَ مخاطب کر کے کہا تیرے اندر خوشبو کیوں آرہی ہے۔ مٹی نے کہا میں تو ایک عام مٹی ہوں میرے اندر خوشبو ا لیے آرہی ہے کہ چند دن مجھے پھول کے پودے کے نیچے رہنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اسی طرح جو صحبت صالح اختیار کرتا ہے' اس کے اندر سے خوشبو آئی۔ اسے خود کو بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور لوگوں کو بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ جو صحبت طالع اختیار کرتا ہے' وہ خود بھی جلتا ہے اور لوگوں کو بھی جلاتا ہے۔ پھر کیوں نہ میں کہوں:

گلشن دیر میں اگر صحبت صالح نہ ہو
پھول نہ ہو کلی ہو چمن نہ ہو سبزہ نہ ہو اور تم بھی نہ ہو